سوموار
28- اگست 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 192 | سوموار- ربیع الاول-1416ھ ' 28 ظہور 1374ھش '28 -اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات کے واسطے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے

صدق اور عاجزی کام آتی ہے۔ مگر یہ کسی کا اختیار نہیں ہے کہ کسی کو ہاتھ ڈال کر سیدھا کر دیوے۔ ہر ایک انسان کی نجات کے واسطے اس کے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے بوستان میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک اہل اللہ کو کہا کہ میرے لئے دعا کرو کہ میں اچھا ہو جاؤں اس نے جواب دیا کہ میرے ایک کی دعا کیا کام کرے گی جبکہ ہزاروں بے گناہ قیدی تیرے لئے بد دعا کرتے ہیں۔ اس نے یہ سن کر تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے انبیاء اور دوسرے اخیار و ابرار کی بلائیں محبت کی راہ سے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ترقی دیتا جاتا ہے اور یہ بلائیں وسائل ترقی میں سے ہیں' لیکن جب مفسدوں پر آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس عذاب سے تباہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ بلائیں ان کے استیصال اور نیست و نابود کرنے کا ذریعہ ہو جاتی ہیں۔ یہ ایسا فرق ہے کہ دلائل کا محتاج نہیں ہے' کیونکہ جب اچھے آدمی جو اللہ تعالیٰ کو مقدم کر لیتے ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کیوں کرتے ہیں۔ بہشت اور دوزخ ان کے دل میں نہیں ہوتا اور نہ بہشت کی خواہش اور دوزخ کا ذکر ان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا محرّک ہوتا ہے بلکہ وہ طبعی جوش اور طبعی محبت سے اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے اور اس کی اطاعت میں محو ہوتے ہیں۔ ان پر جب کوئی بلا آتی ہے تو وہ خود محسوس کر لیتے ہیں کہ یہ از راہ محبت ہے وہ دیکھتے ہیں کہ ان بلاؤں کے ذریعہ ایک چشمہ کھولا جاتا ہے جس سے وہ سیراب ہوتے ہیں اور ان کا دل لذت سے بھر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت ایک فوارہ کی طرح جوش مارنے لگ جاتی ہے۔ تب وہ چاہتے ہیں کہ یہ بلا زیادہ ہو تاکہ قرب الٰہی زیادہ ہو اور رضا کے مدارج جلد طے ہوں۔ غرض الفاظ وفا نہیں کرتے۔ جو اس لذت کو بیان کر سکیں جو اخیار و ابرار کو ان بلاؤں کے ذریعہ آتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 118)

تقریب شادی

○ مکرم منیر احمد کریم صاحب ابن مکرم قریشی محمد کریم صاحب باغبانپورہ لاہور کی شادی ہمراہ مکرمہ مبارکہ نصرت صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد شفیع عابد صاحب درویش قادیان 16- اگست 1995ء کو دار الذکر لاہور میں انجام پائی۔ اگلے روز 17- اگست کو باغبانپورہ میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی ضلع لاہور نے دعا کرائی۔

اس جوڑے کا نکاح مورخہ 27- دسمبر 1992ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے قادیان میں پڑھا تھا۔ احباب کرام سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حقیقی خدا وہ ہے جس کی بندگی کی جاتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

حقیقی خدا وہ ہے جس کی بندگی کی جاتی ہے۔ اور (۔) عبادت میں بیہ کنجی رکھ دی گئی ہے۔ میرے بندے جو ہیں' شیطان کے بندے نہیں۔ میرے بندے بن کر رہیں جن کو میری ذات پہ کامل یقین ہے ان کو بتا دے کہ میں تو ہر وقت ان کے ساتھ ہوں اور اپنے بندوں کو کبھی نہیں چھوڑتا لیکن بندہ بھی تو آقا کو نہیں چھوڑتا۔ بندہ تو آقا کو چھوڑ سکتا ہی نہیں یہ مضمون ہے جس کی طرف آپ کو توجہ کرنی چاہئے کیونکہ بندہ تو غلام کو کہتے ہیں۔ عبد غلام کو کہتے ہیں اور آقا کو اختیار ہے جب چاہے غلام کو چھوڑ دے غلام کو اختیار ہی نہیں ہے۔ تو اگر ایک انسان اپنے لئے ایک ایسی حالت پیدا کر لے کہ اللہ کی محبت اور اطاعت کی زنجیروں میں ایسا جکڑا جائے کہ اسے چھوڑ نہ سکے۔ ہر ابتلاء کے وقت اپنے آپ کو آزما کے دیکھے اور اس کا دل یہ کہے کہ ہاں میں دنیا کو چھوڑ سکتا ہوں۔ مگر اس خدا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ایسا شخص اگر گناہ اور لغزش میں بھی مبتلا ہو جائے تو یہ اس کی عبودیت کا انکار نہیں ہے۔ لیکن وہ امتحان پھر بھی پیش آئیں گے جہاں عبودیت کا انکار بھی ہو سکتا ہے اس کے عبد ہونے کا انکار بھی روشن ہو سکتا ہے۔ ایک غلام جس کے اوپر مالک کو یقین ہو کہ ہے تو میرا اگر غلطیاں بھی کرتا ہے تو مسکرا کر بعض دفعہ معمولی سرزنش کے ساتھ بھی اس کو معاف کر دیتا ہے لیکن وہ جانتا ہے کہ ہر دفعہ جب میری آنکھ اس کے لئے میلی ہوئی تو اس کا دل بھی میلا ہوا اور ہر دفعہ جب میں نے صرف نظر کی تو یہ اپنی ذات سے کھویا گیا۔ اس قدر بے چین ہوا کہ اس نے میری عدم توجہ کو محسوس کیا۔ ایسا آقا اس غلام پر بار بار بھی رحم فرماتا ہے لیکن دائمی حالت غلامی کی حالت ہونی چاہئے۔ وہ زنجیریں ایسی ہوں جو کبھی ٹوٹ نہ سکیں اور بعض ایسے ابتلاء انسان پر آتے ہیں جب کہ اس کے لئے دو ٹوک فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ یہاں ایک ذریعہ میسر ہے جو خدا کی مرضی کے خلاف ہے اور ایک ذریعہ ہے جو دعا ہے۔ کیا میں دنیاوی ذریعے کو جو مجھے نظر آ رہا ہے کہ میں اختیار کروں تو کچھ نہ کچھ نتیجہ نکل سکتا ہے' اسے اختیار کروں یا چھوڑ دوں اور محض دعا پر انحصار کروں۔ وہ دعا ہے جو اس کے غلام ہونے کو ثابت کرتی ہے وہ دعا ہے جو بتاتی ہے کہ اس کا ایک آقا ہے جس سے تعلق ٹوٹ نہیں سکتا۔ پھر وہ یہ عرض کرے گا اپنے رب سے کہ میں نے تو دنیا کے سب رشتے توڑ دیئے ہیں تو ہے تو میں ہوں' تو نہیں ہے تو میرا کوئی وجود نہیں۔ تو ہے تو میرے سارے مسائل

باقی صفحہ 7 پر

اللہ تعالیٰ پناہ ڈھونڈنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

28- ظہور 1374 ہش 28 - اگست 1995ء

دنیا کمائیے - دین کے لئے

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ وہ تگ و دو کرتا ہے اور آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں مصروف رہتا ہے۔ استثناء تو ہر بات میں مل جاتی ہے یہاں بھی استثناء کا ذکر کیا جا سکتا ہے کہ کچھ لوگ محنت نہیں کرنا چاہتے۔ آگے نہیں بڑھنا چاہتے۔ جہاں بھی ہیں وہیں پر رہنا انہوں نے زندگی کا اصول بنا رکھا ہے۔ ان کے دل میں امنگ پیدا نہیں ہوتی اور کوئی امنگ انہیں تگ و دو پر مجبور نہیں کرتی۔ لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ استثناء ہمیشہ ہی کم ہوتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ تگ و دو کرے اور زیادہ سے زیادہ دنیا کمانے کی کوشش کرے۔ نوکری کرتا ہے تو اوپر والوں کو دیکھ کر اوپر جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ تجارت کرتا ہے تو بہت بڑے بڑے تاجروں کو دیکھ کر وہ بھی تجارت بڑھانی چاہتا ہے۔ اس میں آگے بڑھ کر زیادہ کے حصول کی خواہش رکھتا ہے لیکن اور کر دیکھتا ہے تو بڑے بڑے نامی گرامی اور بڑے بڑے دولت مند سب کچھ یہیں چھوڑ کر آگے چلے جاتے ہیں۔ جاتے ہوئے دونوں ہاتھ خالی ہوتے ہیں۔ جب وہ اس بات کی طرف دیکھتا ہے اور جب اس پر غور کرتا ہے تو اس کے دل کو ایک دھچکا سا لگتا ہے۔ آخر اس کی تگ و دو کس کام آئے گی اوپر چلا جائے گا تو کیا ہو گا۔ دولت زیادہ کما لے گا تو کیا ہو گا۔ لیکن یہ خیال ایک عارضی سا خیال ہوتا ہے دنیا ایک ایسی جگہ ہے جہاں انسان ایسی باتوں کو بھول کر پھر اپنے کام میں مگن ہو جاتا ہے۔ گویا کہ اس ساری بات میں ایک الجھن ہے کرے تو کیا کرے اور نہ کرے تو کیوں نہ کرے۔ تگ و دو پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ لیکن اس سے گریز بھی نہیں کیا جا سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ بات تو انسان کو ہر وقت یاد رہنی چاہئے کہ اس نے ایک دن اس دنیا کو چھوڑ جانا ہے۔ اپنے ساتھ کچھ بھی لے کر نہیں جانا۔ یہاں کی زندگی اس طرح ختم ہو گی کہ یہاں کی کمائی ہوئی ہر چیز عہدہ ہو یا دولت یہیں رہ جائے گی۔ لیکن آخر یہ دنیا اس طرح چھوڑ دینے کے باوجود وہ یہ تو نہیں کہے گا کہ ساری زندگی بغیر تگ و دو کے گذار دے۔ جس بات میں تگ و دو نہیں کرنی چاہئے وہ ناجائز طریق ہے۔ ناجائز طریق سے حاصل کیا ہوا عہدہ اور ناجائز طریق سے کمائی ہوئی دولت اس کے نام کو بدنام بھی کر سکتی ہے اور گناہ تو ہے ہی۔ پس موت کا خیال رہنے کے باوجود اسے جائز طریق پر ہر کام میں کوشش کرنی چاہئے اس سے اس کی زندگی بھی سنورے گی اور یہ بات اس کے لئے ثواب کا باعث بھی ہو گی اور اگر وہ اپنے عہدے اور اپنی دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے تو پھر تو بات ہی کیا ہے۔

میرے بس کی بات نہیں ہے ہر اک کی پہچان
اکثر اس خامی سے میرا ہوتا ہے نقصان
مولا میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو راہ دکھا
لوگوں میں انسان بھی ہیں اور کچھ ہیں حیوان

ابو الاقبال

چھپ چھپ کے مارنا ہے بہت بزدلی کا کام
اور مارنا بھی ان کو جنہیں کچھ نہیں خبر
افراد سے نہیں ہے عداوت کی بات یہ
سر پر سماج کے ہے یہ تیغ اور یہ تبر

کلاشنکوف کے کلچر سے ہے سب کچھ تہہ و بالا
شریفوں کی زباں پر پڑ گیا ہو جس طرح تالا
جو ناہنجار ہیں اب دندناتے پھر رہے ہیں وہ
نظر آتا نہیں میلی نگہ کو ادنیٰ و اعلیٰ

کون مجرم ہے کون ہے معصوم
یہ کسی شخص کو نہیں معلوم
جرم کر کے بھی لوگ چھوٹ گئے
اور بے جرم ہو گئے معدوم

آسمانوں سے فرشتوں کے پیام آئے ہیں
اور اس ملک کے ہر شخص کے نام آئے ہیں
زندگی کی ہے تمنا تو رہو مل جل کر
قتل و غارت بھلا کس قوم کے کام آئے ہیں

ہر شخص کی زبان پہ حرفِ دعا ہے آج
دل میں ہر ایک شخص کے خوف و رجاء ہے آج
ہے زندگی کو ڈر نہ کمیں گاہ میں کہیں
مثلِ قضاء و قدر کوئی تو چھپا ہے آج

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

چونکہ خداتعالیٰ کی ذات باوجود نہایت روشن ہونے کے پھر بھی نہایت مخفی ہوئی ہے اس لئے اس کی شناخت کے لئے صرف یہ نظام جسمانی جو ہماری نظروں کے سامنے ہے کافی نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسے نظام پر مدار رکھنے والے باوجودیکہ اس ترتیب ابلغ اور محکم کو جو صدہا عجائبات پر مشتمل ہے نہایت غور کی نظر سے دیکھتے رہے بلکہ ہیئت اور طبعی اور فلسفہ میں وہ مہارتیں پیدا کیں کہ گویا زمین و آسمان کے اندر دھنس گئے۔ مگر پھر بھی شکوک و شبہات کی تاریکی سے نجات نہ پاسکے اور اکثر ان کے طرح طرح کی خطاؤں میں مبتلا ہو گئے۔ اور بیہودہ اوہام میں پڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے۔ اور اگر ان کو اس صانع کے وجود کی طرف کچھ خیال بھی آیا تو بس اسی قدر کہ اعلیٰ اور عمدہ نظام کو دیکھ کر یہ ان کے دل میں پڑا کہ اس عظیم الشان سلسلے کا جو پر حکمت نظام اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ کوئی پیدا کرنے والا ضرور چاہئے مگر ظاہر ہے کہ یہ خیال ناتمام اور یہ معرفت ناقص ہے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ اس سلسلے کے لئے ایک خدا کی ضرورت ہے۔ اس دوسرے کلام سے ہرگز مساوی نہیں کہ وہ خدا درحقیقت ہے بھی۔ غرض یہ ان کی صرف قیاسی معرفت تھی۔ جو دل کو اطمینان اور سکینت نہیں بخش سکتی۔ اور نہ شکوک کو بکلی دل سے اٹھا سکتی ہے۔ اور نہ یہ ایسا پیالہ ہے جس سے وہ پیاس معرفت تامہ کی بجھ سکے جو انسان کی فطرت کو لگائی گئی۔ بلکہ ایسی معرفت ناقصہ نہایت پر خطر ہوتی ہے۔ کیونکہ بہت شور ڈالنے کے بعد پھر آخر ہیچ اور نتیجہ ندارد ہے۔

غرض جب تک خود خداتعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے جیسا کہ اس نے اپنے کلام سے ظاہر کیا تب تک صرف کام کا ملاحظہ تسلی بخش نہیں ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک ایسی کوٹھڑی کو دیکھیں جس میں یہ بات عجیب ہو کہ اندر سے کنڈیاں لگائی گئی ہیں۔ تو اس فعل سے ہم ضرور اول یہ خیال کریں گے کہ کوئی انسان اندر ہے جس نے اندر سے زنجیر کو لگایا ہے۔ کیونکہ باہر سے اندر کی زنجیروں کو لگانا غیر ممکن ہے۔ لیکن جب مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے تو آخر یہ رائے ہماری کہ کوئی اندر ہے بدل جائے گی۔ اور یہ خیال کریں گے کہ اندر کوئی نہیں۔ بلکہ کسی حکمت عملی سے اندر کی کنڈیاں لگائی گئی ہیں۔ یہی حال ان فلاسفروں کا ہے۔ جنہوں نے صرف فعل کے مشاہدے پر اپنی معرفت کو ختم کر دیا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو خدا کو ایک مردہ کی طرح سمجھا جائے۔ جس کو قبر سے نکالنا صرف انسان کا کام ہے۔ اگر خدا ایسا ہے کہ جو صرف انسانی کوشش نے اس کا پتہ لگایا ہے تو ایسے خدا کی نسبت ہماری سب امیدیں عبث ہیں۔ بلکہ خدا تو وہی ہے جو ہمیشہ سے اور قدیم سے آپ انا الموجود کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلا تا رہا ہے۔ یہ بڑی گستاخی ہو گی کہ ہم ایسا خیال کریں کہ اس کی معرفت میں انسان کا احسان اس پر ہے۔ اور اگر فلاسفر نہ ہوتے تو گویا وہ گم کا گم ہی رہتا۔ اور یہ کہنا کہ خدا کیوں کر بول سکتا ہے۔ کیا اس کی زبان ہے؟ یہ بھی ایک بڑی بے باکی ہے۔ کیا اس نے جسمانی ہاتھوں کے بغیر تمام آسمانی اجرام اور زمین کو نہیں بنایا۔ کیا وہ جسمانی آنکھوں کے بغیر تمام دنیا کو نہیں دیکھتا۔ کیا وہ جسمانی کانوں کے بغیر ہماری آوازیں نہیں سنتا۔ پس کیا ضروری نہ تھا کہ اسی طرح وہ کلام بھی کرے۔ یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ خدا کا کلام کرنا آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا ہے۔ ہم اس کے کلام اور مخاطبات پر کسی زمانہ تک مہر نہیں لگاتے۔ بے شک اب بھی ڈھونڈنے والوں کو (۔) چشمے سے مالامال کرنے کو تیار ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ اور اب بھی اس کے فیضان کے ایسے دروازے کھلے ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔

اے میرے عزیزو! میرے پیارو!! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو!!! جو خداتعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ اور اپنی زندگی۔ اپنا آرام۔ اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے اس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں۔ اور کریں گے اور جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے۔ جو شخص میرے پاس آتا ہے۔ ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا۔ مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانے کا حصنِ حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے۔ ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے۔ اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور نیکی کو پیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا ہے اور راستی پر قدم مارتا ہے۔ اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خداتعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں۔ مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خداتعالیٰ نفس مزکی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے۔ تب وہ اس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پیر رکھ دیتا ہے۔ تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اس میں کبھی آگ نہیں تھی۔ تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خداتعالیٰ کی روح اس میں سکونت کرتی ہے اور ایک تجلی خاص کے ساتھ رب العالمین کا استویٰ اس کے دل پر ہوتا ہے۔ تب پرانی انسانیت اس کی جل کر ایک نئی اور پاک انسانیت اس کو عطا کی جاتی ہے اور خداتعالیٰ بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پر اس سے تعلق پکڑتا ہے۔ اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اسی عالم میں اس کو مل جاتا ہے۔

کشمیر کاز

حضرت امام جماعت الثانی کا ایک بیان

فرمایا:-

حکومت پاکستان کے محکمہ بغیر پورٹ فولیو نے 10 مئی 1949ء کو ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں استصواب رائے عامہ کے لڑنے کے لئے انہوں نے ایک پالیسی طے کرلی ہے۔ اور اس کے اصول انہوں نے شائع کر دیئے ہیں اور مختلف کاموں کے لئے سب کمیٹیاں بنادی ہیں........

اس اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ آزادی کشمیر کی جدوجہد کے خاتمہ کا زمانہ اب قریب آرہا ہے۔ اور یہ جدوجہد اب اپنے آخری دور میں داخل ہونے والی ہے۔ مجھے چونکہ قدرتاً اس نئی جدوجہد سے دلچسپی ہے جو اس سابقہ سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس کا میں صدر رہا ہوں۔ مجھے خصوصیت سے یہ تڑپ ہے کہ کشمیر کے مسلمان آزاد ہوں اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں سے مل کر اسلام کی ترقی کی جدوجہد میں نمایاں کام کریں۔ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے میں ان تمام لوگوں سے جو کشمیر کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ اب جبکہ آزادی کی یہ تحریک آخری ادوار میں سے گزر رہی ہے۔ اپنی سب طاقتیں اس کی کامیابی کے حصول کے لئے وہ لگا دیں۔ اور ایسی باتوں کو ترک کر دیں جو اس مقصد کے حصول میں روک ثابت ہو سکتی ہوں۔ یہ صاف اور سیدھی بات ہے کہ جو اہمیت مقصد کو حاصل ہوتی ہے ذریعہ کو حاصل نہیں ہوتی۔ ہم خیال لوگوں کے ذرائع مختلف ہو سکتے ہیں مگر مقصد الگ الگ نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی ظاہر امر ہے کہ ایک متحد خیال کو مختلف تدابیر پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ مختلف تدابیر میں سے ہی بعض کو مقصد وحید کے لئے قربان کیا جائے گا۔ پس پاکستان کے ارباب حل و عقد کو یہ موقع دینے کے لئے کہ وہ ایسی پالیسی کو جسے وہ صحیح سمجھتے ہیں اچھی طرح چلا سکیں۔ تمام مہاجرین کشمیر اور پاکستانی مسلمانوں کو سہولتیں بہم پہنچائی جائیں تا پاکستانی حکومت دلجمعی سے کام کر سکے۔ اور ان نتائج کو پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکے جو وہ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ یہ میں نہیں کہتا کہ کوئی شخص اپنے اختلاف رائے کو ان لوگوں کے سامنے بھی پیش نہ کرے جو حکام مجاز ہیں۔ ان کے سامنے اپنے خیالات کو بغیر جوش اور تعصب کے رکھ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایسا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے کہ اصل کام کی جگہ لڑائی جھگڑے کے تصفیہ میں وہ لگے رہیں۔ اور اصل کام کا حرج ہو جائے۔

پس تمام مختلف الخیال کشمیری مہاجرین کو اس کام کے لئے اکٹھا ہو جانا چاہئے اور حکومت پاکستان کے مقرر کردہ اداروں سے مل کر اس طرح زور لگانا چاہئے کہ کشمیر کا الحاق پاکستان سے ہو جائے۔ اور یہ عظیم الشان خطرہ جو ہر وقت پاکستان کے سامنے رہتا ہے۔ کلی طور پر دور ہو جائے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اول تو اعلان میں کشمیر کے نمائندوں کا نام نہیں ہے۔ اگر اہل کشمیر میں سے بعض کو بعض سے اختلاف بھی ہو تو یہ کون کہہ سکتا ہے کہ ہر نمائندہ ضرور ان سے اختلاف رکھتا ہو گا۔ لیکن فرض کرو کہ اگر ایسا ہو بھی تو کیا چند دنوں کے لئے ایک مخصوص کام کے لئے جس پر کشمیر کے مسلمانوں کی زندگی اور موت کا انحصار ہے۔ وہ صبر سے کام نہیں لے سکتے۔ میں تمام اہل کشمیر سے جن پر میرا پہلی جنگ آزادی کی خدمات کی وجہ سے یقیناً حق ہے کہتا ہوں کہ پاکستانی حکومت کی مذکورہ بالا تجاویز کو کامیاب کرنے کے لئے وہ پوری طرح تعاون کی روح کا مظاہرہ کریں۔ کشمیر اگر پاکستان سے ملا تو دوسروں کا ہی نہیں ان کا بھی فائدہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے اور ان اسباب کو دور کر دے جو تفرقہ اور انشقاق کا موجب ہوتے ہیں۔

(الفضل 17 مئی 1949ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

ایک دوست' جو کسی زمانے میں صحافت سے بھی شغف رکھتے تھے' کا خط ملا ہے۔ یہ ان کے ایک خاص خط کی طرف اشارہ ہے۔ ورنہ خط تو ان کے اکثر ملتے ہی رہتے ہیں۔ وہ ہمارے قلبی دوست ہیں۔ اور ہم ایک دوسرے سے اچھا خاصا پیار کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ مضامین تو میں بہت کم بھیجتا ہوں لیکن ایک مضمون جو آپ کو بھیجا اور آپ نے اسے شائع بھی کر دیا۔ اسے پڑھ کر مجھے رونا آیا۔ اس لئے کہ آپ نے تو ایسی کانٹ چھانٹ کی کہ اس کا تیا پانچا کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص بھی میرا یہ مضمون پڑھے گا۔ وہ یہ بات کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ اس شخص کو صحیح معنوں میں مضمون لکھنا نہیں آتا۔ بھلا ہوا کیا۔ انہوں نے مضمون لکھا اور بالکل ایسا ہی جیسا کہ ہم آج سے بیس تیس سال پہلے لکھا کرتے تھے۔ الفضل باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے کے باوجود انہیں کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ ہم پر کیا پابندیاں لگی ہوئی ہیں۔ اور کن باتوں کو ہم اپنے لئے اور الفضل کے لئے شائع کرنا مضر سمجھتے ہیں جب ان چیزوں کو نکال دیا جاتا ہے تو یقیناً مضمون وہ مضمون نہیں رہتا جو مضمون نگار نے لکھا تھا۔ لیکن یہ ہماری مجبوری ہے۔ اگر مضمون نگار حضرات الفضل کا بخوبی مطالعہ کریں تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ کون کون سی بات لکھی جاتی ہے اور کون کون سی بات سے گریز کیا جاتا ہے۔ اگر وہ ایسا کریں تو ہمیں کانٹنے چھانٹنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ اور جس طرح وہ لکھیں اس طرح چھپ جائے۔ لیکن بہت کم مضمون نگار ایسا کرتے ہیں۔ اور پھر شکوہ کرتے ہیں کہ ہمارے مضمون کی کانٹ چھانٹ سے اس کا حلیہ بدل دیا۔ اب ہم یہ بھی نہیں کر سکتے کہ ہر ایسا مضمون مضمون نگار کو واپس کریں۔ اور اسے کہیں کہ خود کانٹ چھانٹ کر لو۔ کیونکہ ایسا بھی کر کے دیکھا ہے۔ ایک صاحب سے ہم نے گزارش کی کہ انہوں نے کہا کہ مجھے تو اسے بدلنا نہیں آتا۔ میں تو اسی طرح لکھ سکتا ہوں تو اب ہم کس طرح مضمون واپس کریں۔ اور مضمون واپس کرنے کا نتیجہ کیا ہو گا۔

بہرحال اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم سب اس بات کو سمجھیں کہ ہم کیا کر سکتے ہیں اور ہم کیا نہیں کر سکتے۔ ہمارے بعض مضمون نگار حضرات ایسے بھی ہیں جن کا قلم چلتا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ خوب چلتا ہے وہ چاہیں تو ایک چھوٹی سی بات پر ایک پوری کتاب لکھ سکتے ہیں اور الفضل کے لئے بھی جب وہ لکھتے ہیں تو بعض اوقات ہمیں ان سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ اس کو کتابی صورت میں چھپوالیں۔ الفضل کے صفحات تو اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ایسے مضمون نگار احباب کا خیال ہوتا ہے کہ ہم جتنا چاہیں لکھیں۔ اخبار میں چھپنا چاہئے۔ حالانکہ یہ بات مناسب نہیں۔ اخبار کسی ایک شخص کے مضمون پر مشتمل نہیں ہو سکتا۔ یہ ادارے کو دیکھنا پڑتا ہے کہ کس موضوع پر کتنی جگہ دی جا سکتی ہے۔ اگر اس سے مضمون لمبا ہے تو یقیناً مضمون کو مختصر کرنا پڑے گا اور مختصر کرنے سے مضمون نگار کی تسلی نہیں ہو گی۔ وہ اس سے خوش نہیں ہو گا۔ بعض دوست اصرار کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہے کہ مضمون لمبا تو نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن لمبا ہو گیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے اس کو پورے کا پورا چھاپ دیں۔ یہ بات ہرگز ممکن نہیں ہے۔ اخبار کو اپنے صفحات مختلف موضوعات پر تقسیم کرنے ہوتے ہیں۔ اور ان موضوعات کو جتنی جگہ اخبار دے سکتا ہے اس سے زیادہ مانگنے پر اصرار کرنا اخبار کو مشکل میں ڈالنے والی بات ہے۔

ایک دفعہ ہم نے ایک لمبا سا مضمون چھاپ دیا۔ بہت دیر کی بات ہے۔ تو ہمارے بعض قارئین کہنے لگے۔ کہ آپ ہم سے اخبار کے مضامین پڑھوانا چاہتے ہیں یا کتابیں۔ بات ان کی ٹھیک تھی۔ ہم سمجھ گئے کہ واقعی لمبے مضامین کا اخبار متحمل نہیں ہو سکتا۔ پس ہمارے لئے یہ از بس ضروری ہے کہ ہم اخبار کا مطالعہ کریں اور غور سے مطالعہ کریں اور پھر یہ بھی دیکھیں کہ اخبار کی کیا مشکلات ہیں۔ بلاوجہ اس بات پر اصرار نہ کریں کہ مضمون تو لمبا ہو گیا ہے لیکن امید ہے کہ ہم چھاپ دیں گے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ صرف لکھ سکنا کافی نہیں۔ لکھنے والے کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اسے کتنا لکھنا ہے۔ اگر وہ کتاب لکھ رہا ہے تو اس کا انداز اور ہو گا۔ اگر وہ کسی رسالے کے لئے لمبا مضمون لکھ رہا ہے تو اس کا انداز اور ہو گا۔ اور اگر وہ کسی روزنامے کے لئے لکھ رہا ہے تو یقیناً اس کا انداز اور ہونا چاہئے۔ اور اس اخبار کے عام مضامین کی طرح اس کی وہ تحریر ہونا لازمی ہے۔

ہمیں زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے صرف یہ گزارش کریں گے کہ اخبار کی کچھ اپنی ترجیحات بھی ہوتی ہیں۔ آپ چاہے کیسا ہی اچھا لکھنے والے کیوں نہ ہوں۔ آپ کو ان ترجیحات کا پابند ہونا پڑتا ہے اور یہ آپ ہی کی خوبی گردانی جائے گی کہ آپ نے اتنا ہی لکھا جتنا لکھنا چاہئے تھا۔ یہ بالکل ویسی ہی بات ہے جیسے بعض لوگ جچی تلی بات کرتے ہیں اور بعض لوگ باتیں کرتے ہی چلے جاتے ہیں۔ آپ ان میں سے کس بات کو پسند کریں گے۔ جچی تلی بات کرنا یا باتیں کرتے ہی چلے جانا۔

ربوہ کو سرسبز بنائیں

○ شجرکاری کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ احباب کرام سے گزارش ہے کہ پہلے سے بھی بڑھ کر شجرکاری مہم کو کامیاب بنانے میں تزئین کمیٹی ربوہ سے تعاون فرمائیں۔ تزئین کمیٹی کی طرف سے ایک اہم گزارش ربوہ کے کم و بیش ہر گھر میں پہنچائی گئی ہے۔ کہ اس موسم میں شجرکاری کو خصوصی اہمیت دیں۔ اور ربوہ میں زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں۔ صدران محلہ نے بیوت الذکر میں بھی اس کا اعلان فرمایا ہے۔ گو ہر موسم میں شجرکاری ہوتی ہے۔ لیکن اس موسم میں محلہ کے عہدیداران اور ہر ذیلی تنظیم کے عہدیداران تزئین کمیٹی کی اس اہم درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ایک منظم سکیم کے تحت شجرکاری کی مہم میں حصہ لیں اور گھر کی سطح سے لے کر گلیوں اور کھلی جگہوں تک زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور پھر ان کی نگہداشت اور سیرابی کے لئے پروگرام بنا کر معین افراد کے سپرد معین علاقہ کریں۔ تا ہنگامی طور پر کی گئی محنت ضائع نہ ہو۔ اطفال کو بھی بعض علاقے سپرد کئے جائیں تا وہ اسی مہم میں مثبت کردار ادا کریں۔ ہر محلہ کے عہدیداران اپنا ٹارگٹ مقرر کریں مثلاً یہ کہ ہر گھر میں کم از کم دو پودے ضرور لگائے جائیں۔ گلیوں میں اور کھلی جگہوں پر معین تعداد میں فلاں فلاں پودا لگایا جائے اس سے آپ کا ٹارگٹ متعین ہو گا۔ کہ امسال موسم برسات میں اتنے زیادہ سے زیادہ پودے لگائے جا سکتے ہیں۔

گلشن احمد نرسری تزئین کمیٹی کے زیر انتظام آپ کی خدمت کے لئے ہر قسم کے پودوں کے لئے تیار ہے۔ آپ یہاں سے ہر قسم کا پودا حاصل کر سکتے ہیں یہ پودا چونکہ ربوہ کی زمین میں ہی تیار ہوا ہے۔ اس لئے مختلف محلوں میں اس کے نتائج اللہ نے چاہا تو بہتر نکلیں گے۔

صفائی کے ضمن میں بھی ایک گزارش ہے جو کئی دفعہ پہلے بھی پیش کی جا چکی ہے کہ گندگی اور کوڑا کرکٹ کو ادھر ادھر نہ پھینکا جائے بلکہ مخصوص ڈسٹ بنوں میں پھینکا جائے تاکہ ماحول گندا ہونے کی بجائے ان مخصوص جگہوں میں کوڑا کرکٹ جمع ہو جس کو آسانی سے اٹھایا جا سکے گا۔

تزئین کمیٹی ربوہ آپ کے خصوصی تعاون کی محتاج ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ربوہ شہر کو غریب دلہن کی طرح سجا کر دنیا کا حسین ترین شہر بنانے میں اپنا کردار دل جمعی سے ادا کریں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

اخبار الفضل قادیان - 3- جنوری 1932ء

ہماری تاریخ

۲۹- دسمبر ۱۹۳۱ء قبل دوپہر (نظارت اصلاح و ارشاد) کی طرف سے بیت اقصیٰ میں ایک دعوت الی اللہ کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں مختلف جماعتوں کے انصار اللہ جو سالانہ جلسہ کے موقع پر جمع تھے خصوصیت سے شامل ہوئے۔ ہر جماعت کے انصار اللہ کو ان کی جماعت کے نام کا جھنڈا دیا گیا۔ اور اپنے اپنے جھنڈے کے پاس بٹھائے گئے۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (ناظر اصلاح و ارشاد) نے ایک مختصر مگر پرجوش تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے وسیع پروگرام کے پیش نظر اس کی ذمہ داریوں کی اہمیت بیان کی۔ اور (دعوت الی اللہ) کے لئے احباب کو توجہ دلائی۔ آپ کے بعد مولوی عبدالغفور صاحب' مولوی غلام رسول صاحب راجیکی' اور حافظ مبارک احمد صاحب نے بھی مختصر تقریریں کیں۔ کئی دن کی بے حد مصروفیت کی وجہ سے نقاہت اور کثرت اشغال کے باوجود حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بھی اس اجتماع کی اہمیت کی وجہ سے تشریف لائے۔ اور وقت کی تنگی کو مدنظر رکھتے ہوئے چند منٹ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور اقبال سیفی

تربیت کے دو پہلو

کسی کے گھر ملنے جاتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی باتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ بعض دفعہ اچھا تاثر لیتے ہیں اور بعض اوقات برا اثر لے کر لوٹتے ہیں۔ اچھی بات کا اچھے رنگ میں ذکر کرتے ہیں۔ اور بری بات دیکھیں تو اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اس کی تصحیح کی جائے۔

بات یہ ہے کہ جس طرح بچوں سے کہا گیا ہے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان کی عزت کرو۔ اسی طرح والدین کا بھی فرض ہے کہ وہ اولاد کو پڑھا لکھا کر ان کی عزت کریں اور ان کو جائز مقام دیں۔ بیٹا ہو یا بیٹی۔ بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مقام چاہتے ہیں گھر میں۔ اور یہ میرے خیال میں ان کا حق بھی ہے۔ ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض گھروں میں والدین میں سے کوئی ایک کسی ایک بچے کو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود وہ مقام نہیں دیتا نہ ہی شفقت دیتا ہے۔ بعض اوقات تو زبان بھی تیز استعمال ہوتی ہے۔ یہی سوچنے کا اصل وقت ہوتا ہے۔ ذرا سوچئے کہ آپ اس بچے کو اپنے سے دور تو نہیں کر رہے۔ کیوں نہیں۔ ہاں ہاں بالکل ایسا ہی ہو رہا ہوتا ہے۔ نتیجۃً جب یہ کھچاؤ بڑھ جاتا ہے تو یقین جانیں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ بات یہیں نہیں رکتی۔ میاں بیوی کے تعلقات خراب ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔ اور بچے بھی باغی ہو جاتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ بات اتنی دور تک جا پہنچے ان کو مل بیٹھ کر ایک ہی گھر کے افراد ہوتے ہوئے حالات کو سنبھالنا چاہئے۔

دونوں ہی پیار محبت کی تعلیم پر عمل کریں اور قریب آئیں۔ اس طرح وہ یقیناً بہت خوش رہیں گے۔ گھر کا ماحول پاکیزہ ہو جائے گا۔ گھروں میں کسی ایک بچے کو زیادہ مقام دینا اور دوسرے کو اس کے مقابلہ میں نظر انداز کر دینا تو ہماری جماعت کی تعلیم نہیں۔

چونکہ ہمیں ہمارے والدین نے گھر میں اور محفلوں میں ایک جائز مقام دیا۔ اس لئے بھی شاید بعض دوسرے گھروں میں اس کا فقدان دیکھ کر دل کرتا ہے کہ احباب کو احساس دلایا جائے۔

والدین سے سلوک

کہا گیا ہے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ والدین سے مراد ماں اور باپ دونوں ہی ہیں۔ یونیورسٹی کے ایک پرانے استاد کے ساتھ بیٹھنے کا اتفاق ہوا۔ بات شروع ہوئی تو اپنی زندگی کا تجربہ انہوں نے میرے سامنے رکھنا شروع کیا۔ اپنی اولاد کے اپنے ساتھ سلوک پر انہوں نے گفتگو شروع کی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ایک لمبے عرصہ سے اپنے دل کی بھڑاس نکالنا چاہتے ہوں اور اچانک میں پہنچ گیا۔ انہوں نے تو بس غنیمت جانا اور موقع سے فائدہ اٹھایا۔ میں ان کی باتیں سنتا رہا اور بہت حیران ہوا۔ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے یہ سن کر کہ ان کی اولاد بعض اوقات ان سے بدتمیزی سے بات کرتی ہے اور اکثر اوقات جب وہ اولاد سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ جواباً گھورتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ والدہ بھی سامنے ہوتی ہے۔ اور یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے ان کی آواز بھرا گئی۔ آخر تکلیف دہ بات ہی تو تھی۔ کہنے لگے زیادہ تکلیف اس بات پر ہوتی ہے کہ ان کی والدہ بھی ان سے کچھ نہیں کہتی۔ مجھ سے کہنے لگے کہ کیا ماں کی گود میں پلنے والے بچے کی وہ تربیت نہیں کر سکی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک عورت اپنے ہی سامنے اپنے شوہر کی اپنے بچوں کی طرف سے ہوتی ہوئی بے عزتی دیکھے۔ اور خاموش رہے۔ غالباً وہ اپنی غیرت کھو چکی ہے اور بے غیرت ہو گئی ہے۔ یہ تو تھی بات ان صاحب کی۔ چند روز بعد مجھے کسی کے گھر جانا ہوا۔ سب بیٹھے۔ چائے پی۔ وہاں ایک عجیب چیز دیکھتا ہوں کہ ان کی چھوٹی بچی نے بڑے اچھے طریق پر چائے مجھے تو دی بلکہ کہنا چاہئے کہ چائے اچھے طریق پر مجھے پیش کی۔ لیکن اپنے باپ کو ہاتھ میں نہ پکڑائی۔ مجھے کسی حد تک یہ بدتمیزی محسوس ہوئی۔ ساتھ ہی کوئی اور بیٹھا تھا۔ بچی سے کہنے لگا کہ بیٹا ابو کو بھی اسی طرح چائے پیش کرو۔ اس نے جواباً کہا کہ خود ہی لے لیں گے۔ اس کی اس بات سے کم از کم یہ اندازہ تو ہو گیا کہ ماں کی گود میں اس کی تربیت کس نہج پر ہوئی ہے۔ انتہائی تکلیف دہ بات تھی۔ آخر ماں ساتھ بیٹھی تھی۔ اور اسی وقت اس بچی کو تربیتی نقطہ نظر سے سمجھا سکتی تھی۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔ میرے خیال میں باپ کو بھی اسی وقت بچے کی تربیت کرنی چاہئے تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں بچوں کی تربیت والدین کا اولین فرض سمجھا جاتا ہے۔ ہر وقت گھروں میں ان کے سامنے تربیتی پہلو اجاگر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ گھروں کی تلخیاں دور کرنے کے لئے یہ بہت ضروری امر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے (آمین)۔

> وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے وہ کسی کے پاس نہیں ہے ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے۔ اور مجھے اس نے (بھیجا ہے) کہ میں دنیا کو اس لعل تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یاد رفتگان

میاں محمد ابراہیم

محترم خلیفہ عبدالرحمان صاحب

میرے بہت ہی قریبی نیک سیرت عزیز۔ بھائی خلیفہ عبدالرحمان صاحب گذشتہ بدھ کی صبح کو فوت ہو گئے۔

نوجوانی کی عمر سے جب میں جموں میں مقیم تھا۔ اور قرابت داری کی وجہ سے (وہ میری ممانی کے بھائی تھے جن کے ہاں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروان چڑھا۔) ہماری باہمی محبت اور عقیدت عمر بھر قائم رہی۔ اور انہوں نے ہمیشہ اس تعلق کی پاس داری کی۔

میں اس حقیقت کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ بہشتی مقبرہ کی اساس اس عقیدہ پر ہے کہ یہ نہیں کہ اس میں داخل ہونے والا ایک بہشتی بن جاتا ہے۔ بلکہ اس میں مدفون ہونے کی سعادت ہی ان ہستیوں کو نصیب ہوتی ہے۔ جن کی نیکی اور طہارت کی ایک دنیا شاہد ہوتی ہے بھائی عبدالرحمان صاحب کی زندگی کو اس نظریہ پر پرکھیں تو ہم محسوس کریں گے کہ انہوں نے کسی کو ناراضگی کا موقع نہ دیا۔ جماعت کی بے لوث خدمت کی اور اولاد کو سلسلہ کا فدائی بنایا عاجزی اور انکساری کو اپنی زندگی کا شعار بنائے رکھا۔ اور دوسروں کے مفاد کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ الغرض جس پہلو سے بھی دیکھیں۔ ہمارا یہ تقویٰ شعار بھائی صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ تھا۔ برادرم خلیفہ عبدالرحمان صاحب اپنے عظیم باپ۔ حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی کے رنگ میں رنگین تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

حفیظۃ الرحمٰن

سیّدہ عزیزۃ الرحمٰن

حافظ سید عبدالرحمٰن صاحب کی سب سے بڑی بیٹی میری آپا تھیں۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حسن صورت اور حسن سیرت کا مجسمہ تھیں ان کا ہر نقطہ دین پر ہی جا ٹھہرتا تھا۔ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنی گود میں لے کر کھلانے والی بڑی بہن کی شکل میں انہیں دیکھا۔ آواز بھی خدا کے فضل سے بہت عمدہ پائی تھی اس لئے درثمین و کلام محمود کے اشعار با حسن پڑھتی تھیں اور چونکہ یہ ابتدائی خوبیاں چھوٹی بہنوں پر بہت اثر انداز ہوتی ہیں اس لئے ہم آپ سے بہت متاثر تھے۔ ۱۹۳۱ء میں جب آپ کی شادی محترم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری کارپرداز کے ساتھ ہوئی تو بٹالہ سے قادیان آئیں اور لجنہ اماء اللہ کے ہر کام میں فعال نظر آئیں۔ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی بہت قریبی دوستی ان کو حاصل تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ہفتہ وار درس حضرت اُمّ طاہر کے صحن میں دیا کرتے تھے اور ہماری آپا صاحبہ درس کے بعد سیدھی گھر کبھی نہیں آیا کرتی تھیں بلکہ ان کا وہ دن حضرت ام طاہر کی رفاقت میں ہی گزر جاتا تھا۔ لوائے احمدیت کے لئے جو سوت کاتا گیا تھا۔ یہ بھی اس برکت میں شامل تھیں۔

خاندان امامت کی بابرکت ہستیوں سے میل ملاقات ان کا جزو ایمان تھا۔ بہشتی مقبرہ میں دعاؤں کے لئے کثرت سے جاتے رہنا بھی ان کا معمول تھا۔

ربوہ کے ابتدائی دنوں میں جو لوگ ان پہاڑوں کی گود میں آ بسے تھے یہ بھی ان میں شامل تھیں اور شاید یہی بنیادی محبت تھی جس نے انہیں مرکز سے کبھی دور ہونے نہیں دیا۔ چنانچہ وہ آخری دم تک وہیں رہیں اور ۱۹۔ جون ۱۹۹۵ء کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ جہاں تک حقوق اللہ کا تعلق ہے ایک بزرگ ہستی تھیں جنہیں خدا تعالیٰ نے ایمان و عمل دونوں میں ایک اعلیٰ مقام عطا کیا ہوا تھا۔ جہاں عبادات ان کی غذا تھیں وہاں ذکر الٰہی میں بھی ہمیشہ اپنے خاندان والوں سے بہت آگے نکل جاتی تھیں۔ کلام الٰہی کی محبت سے سرشار تھیں۔

انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق اگر میں اتنا کہہ دوں کہ تنظیم لجنہ اماء اللہ نے ہمیں پرو دیا ہی اس طرح ہے کہ کوئی بھی دین کی شق ہم سے ایک انچ کے فاصلے پر دور نہیں رہتی۔ ہم جدھر بھی رخ کریں ارکان دین ہمارے گلے کا ایک خوبصورت ہار ہیں۔

اگر حقوق العباد کے زاویہ نظر سے دیکھنا چاہیں تو یہاں بھی انہیں ایک اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ وہ دعاؤں کا ایک انمول خزانہ تھیں۔ خدا کے دربار سے عموماً خوشحال و شاداں ہی لوٹی تھیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کی اولاد کو اور ہم چھوٹی بہنوں کو خدا تعالیٰ دعائے خیر کرنے میں استقامت عطا فرمائے اور دین کی خدمت میں بیش از پیش مواقع نصیب ہوں۔

> غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارتی فوج کی مذہبی امور میں مداخلت

بھارتی فوج نے سری نگر کے علاقے بٹ مالو اور اسلام آباد کے علاقے کو کیہ ناگ میں لوگوں کو حکم دیا ہے کہ وہ شام سات بجے کے بعد اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ بھارتی فوج نے کوکیہ ناگ اور اس سے ملحقہ دیہی علاقوں میں شام سات بجے کے بعد مساجد میں اذان دینے اور نماز کے لئے جمع ہونے پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو گولی مار دی جائے گی۔ دریں اثناء بھارتی فوج نے بارہ مولا اور کپواڑہ کے مختلف علاقوں میں کریک ڈاؤن کر کے ایک شہری کو شہید اور درجنوں کو گرفتار کر کے دو رہائشی مکان نذر آتش کر دیئے۔ مجاہدین کے حملے میں دو فوجی ہلاک ہو گئے۔ بارہ مولا کے پہرو بیٹھ علاقے کے مکینوں نے بتایا ہے کہ فوج اس بستی کا روزانہ کریک ڈاؤن کر کے شہریوں کو تشدد کا نشانہ بناتی ہے۔ اور خواتین کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔

OOO

عراق اردن تعلقات

امریکی حکومت اس بھرپور کوشش میں ہے کہ عراق اور اردن کے درمیان فاصلے ڈال دیئے جائیں۔ دونوں کے تعلقات تڑوا دیئے جائیں۔ یا کم از کم دونوں کے درمیان کسی نہ کسی طرح کوئی نہ کوئی دشمنی ضرور پیدا کر دی جائے۔ چنانچہ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ رابرٹ بلیسٹر بیرو نے کویت سے درخواست کی ہے کہ کویت اردن کو تیل مہیا کرے۔ تاکہ اردن کا تیل کے بارے میں عراق پر انحصار ختم کیا جا سکے۔ یاد رہے کہ اردن عراق سے ۷۰ ہزار بیرل تیل یومیہ حاصل کرتا ہے کویتی حکام نے کہا ہے کہ وہ اس تجویز پر عمل کرنے سے پہلے سعودی عرب اور دیگر ہمسایہ ممالک سے مشورہ کریں گے۔ یاد رہے کہ خلیجی جنگ میں اردن نے عراق کی حمایت کی تھی۔ اس وجہ سے اردن کے تعلقات کویت اور سعودی عرب سمیت ان ممالک سے خراب ہیں جنہوں نے عراق کے خلاف جنگ میں امریکہ کی زیر کمان حصہ لیا تھا۔ اسی وجہ سے کویت اردن کو تیل نہیں دینا چاہتا۔ لیکن امکان ہے کہ امریکہ کے دباؤ تلے آکر کویت اردن سے اپنی دوستی بھول جائے گا اور اردن کو عراق کا مخالف بنانے کے لئے اردن کو تیل فراہم کرنے پر راضی ہو جائے گا۔ اس طرح سے گویا مشرق وسطیٰ میں امریکہ عراق کے خلاف ایک اور مورچہ فتح کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

OOO

ٹائمز کی مفت تقسیم

برطانیہ کا سب سے پرانا اخبار دی ٹائمز جمعرات کو مفت تقسیم کیا جائے گا۔ ٹائمز کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا واقع ہے۔ دو سو سال کی تاریخ کا حامل یہ اخبار امریکی مائیکرو سافٹ کو ترقی دینے کے لئے ملک بھر میں مفت تقسیم ہو گا۔ اس اخبار کی 15 لاکھ کاپیاں کمپیوٹر مائیکرو سافٹ کے ذریعے تقسیم ہوں گی۔ اس کام پر 3 لاکھ 75 ہزار پاؤنڈ خرچہ آئے گا۔

دی ٹائمز نے اپنی اشاعت کا آغاز یکم جنوری 1785ء کو کیا تھا۔ اس وقت اس کا نام روزنامہ ڈیلی رجسٹر تھا۔ 1788ء میں اس کا نام تبدیل کر کے دی ٹائمز رکھ دیا گیا۔ اس اخبار کی روزانہ اشاعت 6 لاکھ 50 ہزار ہے۔ برطانیہ میں باوقار صحافت کے حامل اخبارات یہ دوسرے نمبر پر ہے۔ پہلے نمبر پر روزنامہ دی ٹیلی گراف ہے۔ جس کی روزانہ اشاعت 10 لاکھ سے زائد ہے۔

OOO

امریکہ اور چین میں سرد جنگ

امریکی انڈر سیکرٹری آف سٹیٹ پیٹر ٹرنوف جو کہ چین کے ایک خیر سگالی دورے پر جا رہے تھے' ان کا یہ دورہ چین کی طرف سے اس وارننگ کے بعد سرد مہری کا شکار ہو گیا جس میں چین نے کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان دو طرفہ تعلقات کو سرد جنگ سے خطرہ لاحق ہے۔

سرد جنگ کی اصطلاح امریکہ اور روس کے درمیان دشمنی کے دنوں میں وضع کی گئی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ دونوں ملک ایک دوسرے کے دشمن ہیں لیکن وہ اپنی جنگ ہتھیاروں سے نہیں بلکہ ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی اور سفارتی کوششوں سے لڑیں گے۔

جون میں تائیوان کے صدر مسٹر لی ٹنگ ہوئی کے امریکہ کے دورے کے بعد مسٹر ٹرنوف چین کا دورہ کرنے والے سب سے زیادہ سینیئر امریکی سفارت کار ہیں۔ ان کے دورے کا مقصد چین اور امریکہ کے وزرائے خارجہ کے درمیان ملاقات کے لئے راہ ہموار کرنا تھا۔ لیکن ان کا یہ دورہ مشکلات کے شکار ہو گیا ہے۔ کیونکہ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی سنہوا نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں امریکہ کے چین مخالف رویوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ مضمون میں امریکہ کے چین مخالف عناصر کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ اپنی دشمن توسیع پسندانہ پالیسیاں ترک کر دیں تاکہ دوسری سرد جنگ کے منڈلاتے ہوئے خطرات کو روکا جا سکے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ 16 سال قبل چین اور امریکہ کے تعلقات کے قیام کے بعد سے چین امریکہ تعلقات آج سب سے نچلی سطح پر پہنچ گئے ہیں۔

تائیوان کے صدر مسٹر لی کا دورۂ امریکہ اور امریکہ کے کالم نگاروں' سکالروں اور تنقید نگاروں کے امریکہ کے بااثر اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین نے چین کے لوگوں کو ہوشیار کر دیا ہے۔ مضمون میں لکھا ہے کہ ان چین مخالف حملوں میں چین کو ایک نئی برائی کہا گیا ہے۔ چین کو ایک ایسی ابھرتی ہوئی سپر پاور کہا گیا ہے جس کا رویہ قابل اعتراض ہے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ 21 صدی میں اور کوئی بڑا اہم مسئلہ سوائے اس بات کے اور کوئی نہیں ہے کہ چین کو کس طرح سے ہنڈل کیا جائے۔ امریکہ کی انتظامیہ چین کے خلاف اپنا رویہ سخت تر بنا رہی ہے۔

ایک مغربی سفارت کار نے کہا ہے کہ چینی خبر رساں ایجنسی کا یہ مضمون صاف طور پر دونوں ملکوں کے درمیان سرد جنگ کی علامت ہے۔

مسٹر ٹرنوف کو اس مضمون کے ذریعے یہ پیغام دیا گیا ہے کہ چین کسی قسم کی مفاہمت کے موڈ میں نہیں ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ تائیوان کے صدر مسٹر لی کا دورۂ امریکہ' جسے ان کا نجی دورہ قرار دیا گیا ہے' چین کے دونوں علاقوں کے اتحاد کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بن گیا ہے۔

مسٹر ٹرنوف اپنے دورے کے پہلے مرحلے میں شنگھائی جائیں گے جہاں سے وہ بیجنگ روانہ ہو گئے جہاں اپنے ہم مرتبہ ساتھی چین کے نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کریں گے۔ ان کی ملاقات میں جو اہم موضوعات زیر بحث آئیں گے ان میں امریکہ کے انسانی حقوق کے سرگرم رکن مسٹر ہنری وو کو رہا کرنے کا مطالبہ ہو گا۔ مسٹر ہنری وو 19۔ جون 1993ء سے قید ہیں۔ ان پر جاسوسی کا الزام ہے۔

OOO

جنگ کا ایک اداریہ

سابق چیف جسٹس آف پاکستان ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ پاکستان میں جنرل ضیاء الحق مرحوم نے سب سے زیادہ عدلیہ کو نقصان پہنچایا اور اس نقصان کی آج تک تلافی نہیں ہو سکی' انہوں نے ۱۹۸۱ء میں پی سی او نافذ کر کے عدلیہ کے ججوں کو اپنے عہدوں کا نیا حلف اٹھانے کا پابند کیا جس کا واضح طور پر مطلب تھا کہ جو جج مارشل لا کا دیا ہوا حلف اٹھائے گا وہی رہے گا اسی تعلق میں انہوں نے مزید یہ کہا کہ ضیاء الحق کا عدلیہ کے بارے میں نقطہ نظر ٹھیک نہیں تھا اور اسی وجہ سے عدلیہ ان کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔ ان کی موت سے صدمہ ہوا تھا مگر بطور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر عدلیہ کے ساتھ ان کا کردار بڑا افسوسناک رہا۔ مارشل لاء کے دور میں عدلیہ کو جن کٹھن اور مشکل حالات سے گزرنا پڑا ہے اور بالخصوص جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں اس پر جو بیتی ہے اس پر ملک کی عدلیہ کے سب سے بڑے منصب پر فائز رہنے اور اپوزیشن کی پوری ہمدردیاں اپنے ساتھ رکھنے والے ایک فاضل جج کا مذکورہ بالا تبصرہ اپنی وضاحت آپ کا مصداق ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ آئین کو چند صفحوں کی ایک کتاب قرار دے کر اسے کسی لمحہ پھاڑ دینے کی دھمکی دینے والے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے نزدیک عدلیہ کی کیا عزت و توقیر تھی اور وہ مختلف ضابطوں کے ذریعے اسے کس طرح تابع مہمل بنانے کے جتن کر رہے تھے۔ سابق چیف جسٹس آف پاکستان کا مذکورہ بالا بیان احقاق حق کی ذیل میں آنے کے باعث لائق تحسین و قابل ستائش ہے لیکن ہمیں حیرت ملکی اپوزیشن کے اس کردار پر ہے کہ وہ موجودہ حکومت کی جانب سے اپنی صوابدید کے مطابق ججوں کو مقرر کرنے کے آئینی قانونی حق کے استعمال کرنے پر تو ہاہا کار مچائے ہوئے ہے لیکن ضیاء الحق مرحوم نے اپنے عہد ہمایونی میں عدلیہ کا جو حشر کیا اس پر وہ کبھی ایک لفظ کہنا بھی پسند نہیں کرتی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص یا جماعت کی تائید و حمایت یا مخالفت کرنے کے بارے میں اس کے معیارات بھی کسی ضابطہ کے پابند اور اصولی نہیں۔

(روزنامہ جنگ 18۔ اگست 1995ء)

حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا:۔

آسمان سے آپ کا صبر خدا کی رحمتیں بن کر اتر رہا ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تو سارے پرانے صدمے جاتے رہتے ہیں۔ انسان کا دل ترو تازہ ہو کر بہار کا مزاج لئے تازہ ہوتا رہتا ہے۔

اس وقت پوری قوم عبرت کا نشان بنی ہوئی ہے۔ دن بدن حالات بگڑتے جا رہے ہیں۔ کراچی کی ایک بچی ملنے آئیں۔ وہ کراچی کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بے ساختہ رو پڑیں۔ اور اس نے کہا خدا کے لئے کراچی کے حالات کے لئے دعا کریں۔ اتنے دردناک حالات ہیں کہ برداشت نہیں ہوتا۔ پھر حضرت صاحب نے یاد دلایا کہ میں نے ۱۹۸۹ء ہی میں ساری قوم کو متنبہ کر دیا تھا کہ پاکستان پر بہت ہی خوفناک اور دردناک دن آنے والے ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ وہ جو اس ملک کو بنانے والے تھے۔ اپنے ہی وطن میں بے وطن کر دیئے گئے ہیں۔ اخباری بیانات کے حوالے سے سب لوگ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ ملک میں غنڈہ گردی کا دور دورہ ہے۔ ملک میں جنگل کا قانون ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصاراللہ پاکستان
نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم 1994ء

مجلس انصاراللہ پاکستان کے مرکزی امتحان سہ ماہی چہارم 94ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 237 مجالس کے کل 2359 انصار نے شرکت کی توفیق پائی۔ جن میں سے مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

1۔ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب۔ مظفر گڑھ ۔ اول

2۔ مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب۔ خانیوال۔ دوم

3۔ مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب۔ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ۔ سوم

علاوہ ازیں جن انصار نے اس امتحان میں خصوصی گریڈ کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا تحریر کئے جاتے ہیں۔

خصوصی گریڈ

1۔ مکرم میجر (ریٹائرڈ) سعید احمد صاحب۔ دارالرحمت غربی ربوہ

2۔ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب۔ دارالفتوح ربوہ

3۔ مکرم ضیاء الرحمن خان صاحب۔ ناصر آباد ربوہ

4۔ مکرم خواجہ برکات احمد صاحب۔ ناصر آباد کالونی ربوہ

5۔ مکرم حفیظ احمد صاحب۔ ناصر آباد کالونی ربوہ

6۔ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب۔ ناصر آباد کالونی ربوہ

7۔ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب۔ دارالعلوم وسطی ربوہ

8۔ صلاح الدین صاحب۔ گول بازار ربوہ

9۔ مکرم مرزا محمد اصغر صاحب۔ گول بازار ربوہ

10۔ مکرم محمد رفیق صاحب۔ گول بازار ربوہ

11۔ مکرم مرزا غلام رسول صاحب۔ دارالبرکات ربوہ

12۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب۔ دارالبرکات ربوہ

13۔ مکرم عبدالسلام صاحب۔ باب الابواب ربوہ

14۔ مکرم نورالدین صاحب باب الابواب ربوہ

15۔ مکرم محمد الدین صاحب باب الابواب ربوہ

16۔ مکرم رانا رشید احمد صاحب ڈرائیور باب الابواب ربوہ

17۔ مکرم مرزا منیر احمد صاحب۔ باب الابواب ربوہ

18۔ مکرم غلام رسول صاحب۔ دارالیمن شرقی ربوہ

19۔ مکرم بشیر احمد صاحب۔ دارالنصر شرقی ربوہ

20 مکرم سید لطیف احمد صاحب۔ دارالنصر شرقی ربوہ

21۔ سید منیر احمد صاحب۔ دارالصدر شمالی ربوہ

22۔ مکرم محمد ابراہیم فضل صاحب۔ دارالصدر شمالی ربوہ

23۔ مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب۔ دارالصدر شمالی ربوہ

24۔ مکرم عبدالکریم صاحب۔ دارالصدر شمالی ربوہ

25۔ مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب۔ دارالصدر شمالی ربوہ

26۔ مکرم مقبول احمد ذبیح صاحب۔ دارالعلوم غربی (صادق) ربوہ

27۔ مکرم ملک محمد اعظم صاحب دارالعلوم غربی (صادق) ربوہ

28۔ مکرم مجید احمد چیمہ صاحب۔ بشیر آباد۔ ربوہ

29۔ مکرم محمد یعقوب امجد صاحب۔ دارالصدر جنوبی ربوہ

30۔ مکرم رشید احمد زیروی صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ

31۔ مکرم حمید الدین اختر صاحب۔ دارالعلوم غربی (خلیل) ربوہ

32۔ مکرم جمال احمد صاحب۔ دارالعلوم غربی (خلیل ربوہ)

33۔ مکرم محمد ابراہیم حنیف صاحب دارالعلوم غربی (خلیل) ربوہ

34۔ مکرم عنایت خالد صاحب۔ دارالعلوم شرقی ربوہ

35۔ مکرم میاں علی اصغر صاحب۔ دارالعلوم شرقی ربوہ

36۔ مکرم عنایت اللہ خالد صاحب۔ دارالعلوم شرقی ربوہ

37۔ مکرم محمد الدین صاحب۔ دارالعلوم شرقی ربوہ

38۔ مکرم منشی شیر محمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ

39۔ مکرم ملک محمد اسماعیل صاحب۔ دارالعلوم شرقی ربوہ

40۔ مکرم سید محمد رفیق صاحب۔ دارالعلوم شرقی ربوہ

41۔ مکرم یعقوب احمد طاہر صاحب۔ دارالعلوم شرقی ربوہ

42۔ مکرم عبدالقدیر صاحب۔ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ

43۔ مکرم نذیر احمد باجوہ صاحب۔ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ

44۔ مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب۔ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ

45۔ مکرم عبدالعزیز باجوہ صاحب۔ دارالصدر غربی لطیف ربوہ

46۔ مکرم عبدالحفیظ خان صاحب۔ دارالرحمت وسطی ربوہ

47۔ مکرم قریشی نصیر احمد صاحب۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

48۔ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب۔ دارالرحمت وسطی ربوہ

49۔ مکرم چوہدری منور احمد صاحب۔ دارالنصر غربی (ا) ربوہ

50۔ مکرم چوہدری افضل احمد صاحب۔ دارالنصر غربی (ا) ربوہ

51۔ مکرم عبدالمجید صاحب۔ دارالنصر غربی (ا) ربوہ

52۔ مکرم چوہدری فیروزالدین صاحب امرتسری۔ دارالنصر غربی (ا) ربوہ

53۔ مکرم محمد ابراہیم بھامڑی صاحب۔ دارالنصر غربی (ا) ربوہ

54۔ مکرم ظفراللہ کاہلوں صاحب۔ دارالنصر غربی (ا) ربوہ

55۔ مکرم ملک عزیز احمد صاحب۔ دارالنصر غربی (ا) ربوہ

56۔ مکرم قریشی عبدالمنان صاحب۔ دارالنصر غربی (ا) ربوہ

57۔ مکرم پروفیسر محمد رشید طارق صاحب۔ دہلی گیٹ لاہور

58۔ مکرم افتخار احمد صاحب۔ دہلی گیٹ لاہور

59۔ مکرم ناصر احمد صاحب گوندل۔ النور کراچی

60۔ مکرم ملک لطیف سرور صاحب۔ شیخوپورہ

61۔ مکرم مبشر احمد صاحب۔ چک سدیو ضلع سیالکوٹ

62۔ مکرم کمال دین صاحب۔ دہلی گیٹ لاہور

63۔ مکرم سعید احمد نعیم صاحب۔ دہلی گیٹ لاہور

64۔ مکرم میاں مبارک علی صاحب۔ دہلی گیٹ لاہور

65۔ مکرم پیر محمد صاحب۔ نور نگر ضلع عمرکوٹ سندھ

66۔ مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب۔ پتوکی ضلع قصور

67۔ مکرم صوبیدار محمد علی صاحب۔ چک نمبر 33 دھاروو الی ضلع شیخوپورہ

68۔ مکرم محمد رمضان صاحب۔ دہلی گیٹ لاہور

69۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ

70۔ مکرم کرم الٰہی صاحب۔ لالہ موسیٰ ضلع گجرات

71۔ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب۔ اٹک

72۔ مکرم ملک عبدالعزیز صاحب۔ دوالمیال۔ ضلع چکوال

73۔ مکرم محمد بشیر الحق صاحب۔ دہلی گیٹ لاہور۔

74۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب۔ ایل پلاٹ ضلع اوکاڑہ

75۔ مکرم شمس الدین صاحب۔ حیدر آباد

76۔ مکرم میاں احمد حسن صاحب۔ مغلپورہ لاہور

77۔ مکرم عبدالمجید صاحب۔ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

78۔ مکرم ممتاز احمد صاحب۔ مغلپورہ لاہور

79۔ مکرم محمد سلیم اختر صاحب۔ دہلی گیٹ لاہور

80۔ مکرم طاہر احمد ہاشمی صاحب۔ مغلپورہ لاہور

81۔ مکرم محمد شریف صاحب خالد۔ پتوکی ضلع قصور

دعا ہے اللہ تعالیٰ شرکاء امتحان کو علم و فضل میں ترقی کرنے اور اپنی رضا کی راہوں پر آگے بڑھنے کی توفیق عطاء کرتا رہے۔ آمین۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا:۔

"رسول کریم ﷺ سے کسی نے دریافت کیا تھا کہ اچھی عبادت کون سی ہے۔ آپ نے فرمایا جس پر مداومت اختیار کی جائے۔ اور اصل بات بھی یہی ہے کہ بہتر نیکی وہی ہے جسے انسان نبھا سکے۔ (دعوت الی اللہ) کا کام ایسا ہی ہے جیسے دریا کا پانی گر گر کر پتھروں کے کونوں کو رگڑ رگڑ کر گھسا دیتا ہے۔ اور ظاہر ہے یہ کام ایک دو دن کا نہیں۔ بلکہ سالہا سال کا ہے۔ مزید آپ نے فرمایا مربی کے لئے ایمان اور اخلاص بے شک ضروری ہیں۔ مگر علم سے بھی اسے مدد لینی چاہئے ہفتہ میں دو تین دن ایسے مخصوص کر لئے جائیں کہ اہل علم لوگ دوسرے احمدیوں کو علمی مسائل سکھائیں۔ مختلف دوست حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف کتب لے لیں مختلف حوالے نوٹ کرا دیں۔ مزید فرمایا۔ جو انسان خالی فلسفہ اور دلیل سے کام لیتا ہے وہ ناکام رہتا ہے۔ دنیا محبت اور پیار سے جیتی جاتی ہے۔ پس جن لوگوں میں دعوت الی اللہ کے لئے جاؤ ان کے متعلق دل میں یہ محسوس کرو کہ یہ ہمارے بچے یا بھائی ہیں........ چاہئے کہ وہی درد ان کے لئے بھی ہو۔ تب فائدہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ خالی دلیلیں کچھ نہیں کر سکتیں۔ اگر دوست ان باتوں کو مدنظر رکھ کر دعوت الی اللہ کریں تو ایسی ترقی ہو سکتی ہے کہ آئندہ سال انصاراللہ کی یہ چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں نہیں بلکہ بڑے بڑے جھنڈے ہوں گے۔ بڑی جماعت ہو گی۔ اور جلسہ اس چھوٹی جگہ میں نہیں بلکہ وسیع جگہ میں منعقد ہو گا۔

تقریب کے اختتام پر آپ نے حاضرین کے ساتھ مل کر دعا کی۔

بقیہ صفحہ 1

حل ہوں گے۔ تو نہیں ہے تو میرا کوئی مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا کیونکہ میں تو دنیا کی کشتی کو چھوڑ کر تیری کشتی میں آچکا ہوں۔ اس لئے تو میرے لئے ہو جا اور اپنے وجود کو میری ذات پر ظاہر فرما۔ یہ وہ دعا ہے جو ضرور مقبول ہوتی ہے

(از خطبہ 3- فروری 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں دہشت گردوں نے صوبہ سرحد کے علاقہ مانسہرہ سے روزگار کی تلاش میں آئے ہوئے ۸- افراد کو قطار میں کھڑا کر کے گولیوں سے اڑا دیا- مقتول جاں بخشی کے لئے منتیں کرتے رہے- حملہ آوروں نے ایک نہ سنی- ان کی آنکھوں پر پٹیاں باندھیں کلمہ پڑھنے کو کہا اور فائر کھول دیا- یہ واقعہ کراچی وسطی کی غریب بستی موسیٰ کالونی میں پیش آیا- جہاں دہشت گردوں نے کالونی کے دروازوں پر دستک دی اور کہا کہ ہم پولیس والے ہیں اسلحہ کی تلاشی لینے آئے ہیں- ۳ مقتول ایک گارمنٹ فیکٹری میں مزدور تھے' ایک چوکیدار تھا' دو مالی تھے' جبکہ دو طالب علم تھے-

○ ناظم آباد اور اورنگی ٹاؤن میں بھی افراد دہشت گردی کا نشانہ بن کر ہلاک ہو گئے- اس طرح مجموعی طور پر ایک دن میں ۱۰- افراد ہلاک ہوئے-

○ ایم کیو ایم نے ۱۹- اگست کو مذاکرات میں شرکت کا اعلان کر دیا ہے- یہ مذاکرات جو ایک ماہ سے معطل ہیں اب گورنر ہاؤس کراچی میں شروع ہوں گے-

○ بی بی سی کے اسلام آباد بیورو پر حملہ کے الزام میں سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی کی گرفتاری کا حکم دے دیا گیا ہے- سپاہ صحابہ کا ایک رکن پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے-

○ پورے پاکستان میں مختلف مقامات پر تاجروں نے احتجاجی ہڑتال کی تاہم بعض علاقے کھلے رہے- یہ ہڑتال ایک دن اور جاری رہے گی- پہلے روز کی ہڑتال کے دن ٹرانسپورٹ چلتی رہی- میڈیکل سٹور اور کھانے پینے کی دکانیں کھلی رہیں- کسی جگہ کوئی ناخوشگوار واقع پیش نہیں آیا- کارخانوں اور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری سے ہڑتال کی اپیل نہیں کی گئی تھی- یہ ادارے معمول کے مطابق کھلے رہے-

○ جن علاقوں کے تاجروں نے مکمل ہڑتال کی ان میں پشاور' اسلام آباد' راولپنڈی' گوجرانوالہ' ملتان' فیصل آباد' سرگودھا' پاکپتن، جہلم اور جھنگ شامل ہیں- جن علاقوں میں جزوی ہڑتال ہوئی ان میں شیخوپورہ' کھاریاں' صادق آباد بھکر' اوکاڑہ' گجرات' کراچی اور قصور شامل ہیں- جن شہروں میں ہڑتال ناکام رہی ان میں سیالکوٹ' مرید کے' ٹانک اور اگوکی شامل ہیں-

○ تاجروں کی ہڑتال انکم ٹیکس قوانین میں ترمیم' بجلی کے بلوں میں اضافہ' دولت ٹیکس میں ایک مکان اور ایک دوکان کی چھوٹ نہ دینے کے خلاف بطور احتجاج کی گئی ہے- تجارتی تنظیموں نے کہا ہے کہ اگر ان کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو ان کی طرف سے ماہ ستمبر کے شروع میں دوبارہ نئی احتجاجی مہم شروع کی جائے گی اس سے پہلے تاجروں کی طرف سے فیصل چوک لاہور میں چھ روز سے بھوک ہڑتال بھی کی جاتی رہی ہے-

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن اور مذاکرات ساتھ ساتھ چلیں گے- انہوں نے کہا کہ ۸- افراد کا قتل مذاکرات سے پہلے حکومت پر دباؤ ڈالنے کی کوشش ہے- قاتل ۴۸ گھنٹوں میں پکڑ لئے جائیں گے- انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے اپنے ساتھیوں کے دباؤ پر الطاف گروپ کا ساتھ چھوڑ دیا ہے- اب اے این پی بھی اسے چھوڑ دے گی انہوں نے الزام لگایا کہ مذاکراتی ٹیم پر حملے بھی الطاف گروپ نے کرائے ہیں- انہوں نے سوال کیا کہ الطاف بتائیں کہ وہ بھارتی سفارت کاروں سے کیوں ملاقاتیں کرتے ہیں- انہوں نے کہا کہ الطاف گروپ سعودی عرب کو رابط چینل کے طور پر استعمال کر رہا ہے- پاکستان میں ان لوگوں کا آپس میں کوئی رابطہ نہیں- انہوں کہا کہ ہلاکتوں کے ضمن میں صورت حال غیر تسلی بخش ہے جبکہ مجموعی طور پر امن و امان کی صورت حال تسلی بخش ہے-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو طے شدہ پروگرام سے دو روز قبل امریکہ سے وطن واپس آ جائیں گے- تمام طبی ٹیسٹ مکمل ہو گئے ہیں ڈاکٹروں نے وزیر اعلیٰ کی صحت کو اطمینان بخش قرار دے دیا ہے-

○ پاک فوج کے سربراہ جنرل عبد الوحید ۲۸- اگست کو بوسنیا روانہ ہو رہے ہیں- جہاں وہ بوسنیا میں تعینات پاکستانی فوجی دستوں اور افسران سے ملاقات کریں گے-

○ پاکستان نے مزید فوجی جوان بوسنیا بھیج دیئے ہیں-

○ مسلم لیگ (ج) سے تعلق رکھنے والے پنجاب اسمبلی کے اقلیتی ارکان کو مبینہ طور پر اغوا کر کے ان کو مسلم لیگ (ج) کا ساتھ چھوڑنے کے مسئلے پر مجبور کرنے پر جونیجو لیگ اور پیپلز پارٹی میں ٹھن گئی ہے' اقلیتی رکن جانسن مائیکل نے کہا کہ مجھے اغوا کر کے منظور احمد وٹو کی حمایت چھوڑنے کے لئے کہا گیا-

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید عبد اللہ شاہ نے دعویٰ کیا ہے کہ ایم کیو ایم کا سحر ٹوٹ گیا ہے- دکانیں کھلی رہیں اور ٹریفک چلتی رہی- انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کے بازو مروڑ دیئے گئے ہیں-

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ الیاس جٹ ایم این اے پر طیارے میں قاتلانہ حملہ کرنے والے دونوں افراد کرائے کے قاتل تھے ان کی شناخت نہیں ہو سکی-

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا کہ کراچی کی صورت حال ۱۹۷۱ء کی طرح پاکستان کے ٹکڑے کر دے گی- ہندوستان ٹائمز نے لکھا ہے کہ تین سال کی جلاوطنی کے باوجود اب بھی کراچی میں ایم کیو ایم کے سربراہ کا سکہ چلتا ہے-

○ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز نے دعویٰ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں غیر ملکی سیاحوں کو اغوا کرنے والی تنظیم الفاران پاکستان نے تشکیل دی ہے- جماعت اسلامی سے اس کے گہرے اور قریبی روابط ہیں-

○ واہ کینٹ میں کوچ اور ٹرالر میں خوفناک تصادم میں ۱۳- افراد ہلاک ہو گئے جبکہ بارہ زخمی ہوئے-

○ پنجاب کے گورنر راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ بے نظیر کی ولولہ انگیز قیادت میں دیہی علاقوں کو بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں گی-

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ مڈٹرم الیکشن سے بہتر تبدیلی نہیں آسکتی- حکومت جب چاہے گی کراچی میں امن قائم ہو جائے گا- انہوں نے کہا کہ بے نظیر کے دورہ امریکہ پر جو خواب دیکھے گئے ان میں ایک بھی پورا نہیں ہوا-

○ سعودی عرب میں منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں پہلی بار ایک غیر ملکی عورت' جس کا تعلق نائیجیریا سے ہے' کا سر قلم کر دیا گیا-

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ❖ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

	قیمت	
DIGESTIN TABS.	18/-	☆ بدہضمی' پیٹ درد' کھٹے ڈکار' بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں۔ فضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے
APPETIZER CAPS.	18/-	☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے
COLIC CURE	20/-	☆ پرانا پیٹ درد' درد گردہ' انتڑیوں وغیرہ کا درد
FLATULENCE CURE	20/-	☆ پیٹ میں ہوا- ریح- ہوا کا بکثرت خارج ہونا- ڈکار' اپھارہ
HEART BURN CURE	20/-	☆ معدہ کی جلن' تیزابیت' خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن
JAUNDICE CURE	20/-	☆ یرقان' جلد' آنکھوں اور پیشاب کی زردی' جگر کی خرابی
STOMACH ULCER CURE	20/-	☆ معدہ کا السر' زخم' معدہ کے منہ پر ورم اور جلن

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں- اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا- جس سے جلد تر شفا کی امید ہے- تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں-

کیور یٹو انٹرنیشنل- ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (حمدیہ الحمرا) 20/-
دوائی مفضل النبی برائے اولاد نرینہ 150/-
زوجام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ چہرے کے نکھار کیلئے 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گول بازار- ربوہ فون: 653